مشکوۃ المصابیح

عبدالرشید عراقی

مشکوۃ المصابیح حدیث کی بہت مشہور کتاب ہے اور ہر دینی مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی بناء پر بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت و مقبولیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ محدثین اور علمائے فن نے اس کے ساتھ بڑا اعتناء کیا ہے اور اس کی متعدد شرحیں' تعلیقات اور حواشی لکھے۔ فارسی' اردو' انگریزی اور ترکی زبانوں میں اس کے تراجم کئے گئے۔

مشکوۃ المصابیح کے مصنف

مشکوۃ المصابیح کے مصنف امام ولی الدین خطیب تبریزی ہیں۔ جن کا نام محمد تھا اور کنیت ابو عبداللہ۔ آذربائیجان کے مشہور شہر تبریز کے رہنے والے تھے۔ ان کے اساتذہ میں صرف ایک شیخ علامہ حسن بن محمد بن عبداللہ طیبی کا نام ملتا ہے۔ جن کے مشورہ سے آپ نے مشکوۃ المصابیح مرتب کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ:

طیبی نے اپنے ایک شاگرد امام بغوی کی مصابیح کو اس نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام مشکوۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔ (الدرالکافعہ ج ۲ ص ۶۹)

امام تبریزی کے استاد بھی ایک تھے اور ان کے شاگرد بھی ایک تھے۔ جن کا نام امام الدین علی بن مبارک تھا۔ (عجالہ نافعہ ص ۶۳)

خطیب تبریزی علم و فضل میں یکتا تھے اور حقائق و دقائق کا بحر بیکراں تھے۔ زہد و ورع' تقوی و طہارت' امانت و دیانت' حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت میں

اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ فقہی لحاظ سے شافعی المذہب تھے۔

(تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۳)

ان کی وفات کا صحیح سال معلوم نہیں تاہم آئمہ حدیث نے اس کی تصریح کی ہے کہ آپ کی وفات ۷۳۷ھ کے بعد ہوئی۔ اس لئے کہ ۷۳۷ھ میں آپ نے مشکوۃ المصابیح کی تکمیل کی تھی۔

مشکوۃ المصابیح کا تعارف

مشکوۃ المصابیح حدیث کی مشہور اور اہم کتاب ہے۔ صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی بناء پر بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ امام خطیب تبریزی نے اس کی ترتیب و تالیف میں امام بغوی کی مشہور کتاب مصابیح السنۃ پر اعتماد کیا۔ مشکوۃ المصابیح دراصل امام بغوی کی مصابیح السنۃ کے لئے تکملہ اور ذیل کی حیثیت رکھتی ہے اور خطیب نے اس کو اپنے شیخ علامہ طیبی کے ایماء اور مشورہ سے مرتب کیا۔ جیسا کہ علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ:

مجھ میں اور میرے دینی بھائی محمد بن عبداللہ خطیب میں ایک مجموعہ مرتب کرنے کا مشورہ ہوا اور طے پایا کہ مصابیح کا تکملہ لکھا جائے اور اس کو از سر نو مرتب کیا جائے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۴۴۳)

گو مشکوۃ المصابیح مصابیح السنۃ کا تکملہ ہے۔ تاہم اس میں کہیں کہیں حذف و اضافہ سے کام لیا گیا ہے اور اس سے ان دونوں کتابوں میں خاصا فرق آ گیا ہے۔ احادیث کی تعداد بھی مشکوۃ المصابیح میں زیادہ ہو گئی ہے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی رفیق دار المصنفین اعظم گڑھ لکھتے ہیں کہ:

امام بغوی نے اختصار کے خیال سے سندیں حذف کر دی تھی اور کتابوں کے حوالے بھی نہیں دیئے تھے۔ خطیب تبریزی نے حوالے بھی دیئے ہیں اور ان صحابہ کرام کے نام بھی تحریر کئے ہیں جن سے حدیثیں مروی ہیں اس وجہ سے ہر

حدیث کا ماخذ بھی معلوم ہو جاتا ہے اور اس کی صحت و قوت اور درجہ و مرتبہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۴)

اور امام خطیب اس پر یوں روشنی ڈالتے ہیں کہ :

امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی کتاب مصابیح السنۃ اپنے موضوع پر بہت جامع کتاب ہے۔ اس میں مختلف متفرق حدیثوں کو نہایت خوبی سے ضبط کیا گیا ہے۔ مگر اختصار کی بناء پر سندیں حذف کر دی گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے حالانکہ امام بغوی جیسے مستند شخص کا نقل کرنا ہی سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ (دیباچہ مشکوۃ المصابیح)

مصابیح السنۃ اور مشکوۃ المصابیح میں فرق

امام بغوی نے مصابیح السنہ میں دو فصلیں قائم کی تھیں۔ لیکن خطیب نے ترتیب بدل دی ہے آپ نے دو کی بجائے تین فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں امام بغوی کی طرح صحیحین کی روایتیں درج کی ہیں۔ دوسری فصل میں ان آئمہ کے علاوہ جن سے بغوی نے احادیث نقل کی ہیں بعض دوسرے آئمہ فن کی حدیثیں بھی شامل کر دی گئی ہیں اور تیسری فصل میں جو بغوی کے بیان نہیں ہیں۔ مرفوع حدیثوں کے علاوہ ابواب کی مناسبت سے آثار صحابہ و تابعین نقل کرکے راویوں کے نام اور کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔ جیسا کہ خطیب لکھتے ہیں کہ :

ترتیب و تبویب میں صاحب مصابیح کی پیروی کی گئی ہے۔ البتہ ہر باب کو عموماً تین فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں اور دوسری فصل میں آئمہ صحاح (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی) کے علاوہ جن جن سے شیخ نے روایتیں نقل کی ہیں۔ امام مالک' شافعی' احمد' دار قطنی' بیہقی اور رزین' ابن معاویہ وغیرہ کے مرویات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ تیسری فصل میں مقررہ شرطوں کے مطابق اس

کے ابواب کے ہم معنی سلف و خلف سے منقول الحاقات درج ہیں۔ (ایضا)

تیسرا اور چوتھا فرق مصابیح السنة اور مشکوۃ المصابیح میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے یوں واضح کیا ہے:

صاحب المصابیح نے جن حدیثوں کی غرابت یا ضعف و نکارت کی جانب صرف اشارہ کیا ہے۔ صاحب مشکوۃ نے ان کی غرابت و ضعف و نکارت کے وجوہ بھی بتائے ہیں اور جن کے بارے میں انہوںؒ نے سکوت اختیار کیا ہے۔ ان کے بارے میں بھی صاحب مشکوۃ نے سکوت سے کام لیا ہے۔ البتہ بعض جگہ کسی خاص مصلحت و ضرورت کے تحت بعض وضاحتیں کی ہیں۔ جیسے ان روایتوں کے سلسلہ میں جن پر کوئی طعن کیا گیا ہے اور جہاں امام بغوی نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے تو ان کے سکوت کے باوجود امام تبریزی نے ان کی اصل حقیقت واضح کرکے یہ بتایا ہے کہ وہ حسن ہیں یا ضعیف۔

چوتھا فرق مصابیح السنة اور مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ جن حدیثوں کو صاحب مصابیح نے مکمل نہیں کیا ہے۔ امام تبریزی نے کسی خاص مصلحت کے تحت ابواب کی مناسبت سے ان کو مکمل درج کر دیا ہے۔ حذف و اختصار اس طور پر کیا گیا ہے کہ اولا مصابیح کی مکرر حدیثوں کو تکرار کی وجہ سے نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ ثانیا متصل اور طویل روایتوں کی غیر ضروری طوالت و تفصیل کو حذف کرکے مختصر روایتیں نقل کی گئی ہیں اور ثالثا امام بغوی نے جن طویل حدیثوں کو کسی ایک ہی باب میں تحریر کیا ہے۔ امام تبریزی نے ان کے کچھ حصے تو اسی باب میں نقل کئے ہیں مگر دوسرے حصوں کو دوسرے مناسب باب میں نقل کیا ہے۔ (تذکرۃ المحدثین [illegible] ص ۳۵٦)

استدراک

مشکوۃ المصابیح میں کہیں کہیں امام بغوی پر استدراک بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ امام خطیب تبریزی فرماتے ہیں۔

اگر تم کو مشکوۃ کی پہلی اور دوسری فصلوں میں اصل کتاب (مصابیح) سے کوئی فرق و اختلاف نظر آئے۔ مثلا پہلی فصل میں شیخین کے علاوہ دیگر آئمہ احادیث کی یا دوسری فصل میں شیخین کی روایتیں درج ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خود بھی تحقیق و کاوش کی ہے اور حمیدی کی الجمع بین الصحیحین اور ابن اثیر کی "جامع الاصول" کا تتبع کرکے صحیحین کے متن پر اعتماد کیا ہے۔ (دیباچہ مشکوۃ)

اور دوسری جگہ خطیب نے اپنی تلاش و تحقیق کو اس طرح واضح کیا ہے کہ:

میں حدیثوں کی تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش میں اپنے امکان بھرپوری جدوجہد کی ہے۔ (ایضا)

شروح و حواشی

مشکوۃ المصابیح کی اہمیت' افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر آئمہ حدیث اور علمائے فن نے اس کی شروح' حواشی' تعلیقات اور متخرجات لکھے ہیں۔ مشکوۃ المصابیح کی جو شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ الاکمال فی اسماء الرجال (عربی)

یہ کتاب امام خطیب تبریزی کی تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے مشکوۃ المصابیح کے رجال پر گفتگو کی ہے اور مصنف نے یہ کتاب لکھ کر اپنے شیخ علامہ طیبی کی خدمت میں پیش کی۔ تو انہوں نے ملاحظہ کرکے اس کی تعریف و توصیف کی۔ یہ کتاب مطبوع ہے۔

۲۔ الکاشف عن حقائق السنن (عربی)

یہ شرح علامہ طیبی استاد خطیب تبریزی کی تصنیف ہے۔ امام تبریزی کی اس سے بڑھ کر اور خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ استاد نے شاگرد کی تصنیف کی شرح لکھی۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں:

جب خطیب تبریزی نے مشکوۃ کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ تو میں اس کی شرح لکھنے پر کمربستہ ہوا۔ اس میں مشکوۃ کے مشکل مباحث اور غریب الفاظ کو حل کیا گیا ہے اور نکات و لطائف مستنبط کئے گئے ہیں۔ نیز نحوی مشکلات اور معانی و بیان کے مسائل سے بھی بقدر ضرورت تعرض کیا گیا ہے۔ ان مباحث کی تحقیق کے لئے جن آئمہ فن کی کتابوں کا تتبع کیا گیا ہے۔ ان کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ حوالے کے لئے مخصوص علامتیں اور نشان مقرر کئے گئے ہیں۔ جہاں حوالے نہیں دیئے گئے وہ میرے اپنے نتائج فکر ہیں۔ جو لوگ اس کو انصاف کی نظر سے دیکھیں گے وہ اس کو نہایت مختصر' جامع اور محققانہ کتاب پائیں گے۔

شروع کتاب میں حدیث کے اصول اصطلاحات اور اس کے اقسام و انواع نیز جرح و تعدیل پر مقدر بحث کی گئی ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۲۲۳' بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۸) یہ شرح ابھی تک غیر مطبوع ہے اور شرح طیبی کے نام سے معروف ہے۔

۳۔ حاشیہ سید شریف (عربی)

یہ حاشیہ علامہ سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا تصنیف کردہ ہے اور حاشیہ شریف کے نام سے معروف ہے۔ یہ حاشیہ ابھی تک طبع نہیں ہوا اس کا قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے۔

(تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۸)

۴۔ ہدایتہ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکوۃ (عربی)

یہ کتاب حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں مصابیح السنہ اور مشکوۃ المصابیح دونوں کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔

(ایضا)

۵۔ منہاج المشکوۃ (عربی)

یہ شرح علامہ عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز (م ۸۹۵ھ) کی تصنیف ہے۔ (ایضا ص ۴۵۹)

۶۔ فتح الالہ فی شرح المشکوۃ (عربی)

یہ شرح علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی مکی (م ۹۷۴ھ) نے لکھی۔ (ایضا)

۷۔ مرقاۃ المفاتیح (عربی)

یہ مشہور شرح نامور حنفی عالم' شیخ نور الدین علی بن سلطان بن محمد المعروف ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی شرح ہے۔ اس شرح میں پہلے کی تمام شرحوں اور حواشی کی مباحث کے علاوہ دوسری مفید اور ضروری معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ اس حیثیت سے اس شرح کو بہت جامع اور اہم خیال کیا جاتا ہے۔ مصنف اس شرح کے بارے میں فرماتے ہیں:

چونکہ مشکوۃ المصابیح احادیث نبوی کی ایک جامع کتاب ہے۔ اس لئے مجھے اس کے مطالعہ کا شوق ہوا اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا۔ مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح مستند نسخہ نہ تھا اور شارحین نے محض بعض لفظوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لئے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کرکے ایک صحیح نسخہ تیار کیا۔ پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا۔

اور روایتوں کی فنی بحث و تحقیق کرکے ان کے معانی و مطالب کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۹)

یہ شرح کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ چار جلدوں میں بھی شائع ہوئی ہے اور ۸ جلدوں میں بھی۔

۸۔ انوار المشکوۃ (عربی)

اس شرح کے بارے میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :

یہ شرح ملا علی قاری کے بعد کسی فاضل کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکوۃ کی تین فصلوں پر ایک اور فصل ہ اضافہ کرکے چار فصلیں قائم کی گئی ہیں۔ چوتھی فصل میں ان سات ائمہ حمیدی ابن اثیر صغانی' قضاعی' اقلیشی' نووی اور مدیجی کی کتابوں سے ایک ۔ انتخ ۔ ت کی گئی ہیں۔ جو محدثین ابن فی المذہب کی معتدل بہا ہیں اس طرح یہ مشکوۃ اور مرقاۃ دونوں کی شرح ہے۔

(ایضا ص ۳۶۰)

۹ لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح (عربی)

یہ شرح نامور محدث حضرت شیخ عبدالحق دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس شرح کی تالیف کا پس منظر حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے یہ بیان کیا ہے کہ :

میں نے مشکوۃ المصابیح کی شرح بزبان فارسی بنام اشعۃ اللمعات لکھی۔ دوران تصنیف بعض مباحث ایسے مباحث آئے جن کی تشریح کو میں نے فارسی میں بیان کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے کہ فارسی زبان عوام کی زبان تھی اور بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ مشکوۃ المصابیح کی ایک شرح بزبان عربی لکھی جائے۔ چنانچہ میں نے لمعات التنقیح کے نام سے یہ شرح لکھی ہے۔ (حیات شیخ عبدالحق دہلوی ص ۱۶۸)

اس شرح میں شیخ عبدالحق دہلوی نے لغوی و نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کیا ہے۔ یہ شرح گوناگوں علمی و تحقیقی معلومات کا خزانہ ہے۔ یہ شرح چھپ چکی ہے۔

۱۰۔ شرح مشکوۃ (عربی) :۔ مرتب شیخ عبدالعزیز سندھی

۱۱۔ شرح مشکوۃ (عربی) :۔ شیخ محمد سعید فاروقی سرہندی بن احمد

۱۲۔ ذریعہ النجات شرح مشکوۃ (عربی) :۔ شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی بن عبداللہ

۱۳۔ زینتہ النکات شرح مشکوۃ (عربی) :۔ علامہ سید محمد بن گجراتی بن جعفر الحسینی

۱۴۔ شرح مشکوۃ (عربی) :۔ شیخ طیب برھان پوری

۱۵۔ نجوم المشکوۃ شرح مشکوۃ (عربی) :۔ شیخ علامہ محمد صدیق

۱۶۔ شرح مشکوۃ (عربی) :۔ شیخ علامہ محمد نعیم جون پوری

۱۷۔ الرحمتہ المداۃ الی من یزید بزیادہ العلم علی احادیث المشکوۃ (عربی)

یہ کتاب مولانا نورالحسن قنوجی بن مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی (م ۱۳۳۶ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں صرف احادیث ہی جمع کی گئی ہیں شرح نہیں کی گئی ہے اور اس کے علاوہ مصنف نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ایک فصل زیادہ کر دی ہے۔ خطیب نے مشکوۃ میں تین فصلیں قائم کی تھی۔

(ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۳۶)

۱۸۔ تعلیق المشکوۃ المصابیح (عربی) :۔

مولانا عبدالتواب محدث ملتانی (م ۱۳۶۶ھ)

۱۹۔ حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی) :۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ)

۲۰۔ ضوء المصابیح (عربی) :۔ مولانا عبدالجلیل سامرودی (م ۱۳۹۲ھ)

یہ مشکوۃ المصابیح کا نہایت جامع، علمی، تحقیقی اور مدلل حاشیہ ہے۔

۲۱۔ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ (عربی)

مصنفین مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۹۸۷ء)

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

مولانا قاری حافظ نعیم الحق نعیم

مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) مولف تفسیر احسن التفاسیر نے مشکوۃ المصابیح کی شرح بنام تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ لکھی اور جس کا نصف اول مکمل کر لیا اور یہ دونوں میں بالترتیب ۱۳۳۵ء و ۱۳۴۳ء مطبع انصاری دہلی اور مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئیں اس کے بعد نصف ثانی اپنی نگرانی میں اپنے لائق شاگرد مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) سے مکمل کرایا اور طباعت کے لئے مطبع مجتبائی دہلی کے حوالہ کیا گیا۔ مطبع مجتبائی دہلی بوجوہ اس کو شائع نہ کرسکے۔ کہ ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہو گیا۔ اس کے بعد مطبع مجتبائی دہلی کا سامان کراچی منتقل ہوا۔ تو اس میں یہ مسودہ بھی شامل تھا۔ لیکن کرم خوردہ ہو چکا تھا۔ جماعت اہل حدیث کے مشہور اور محقق عالم مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۹۸۷ء) کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے زر کثیر صرف کرکے یہ کرم خوردہ مسودہ حاصل کر لیا۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے سالہا سال محنت کرکے اس کو دوبارہ ایڈٹ کیا اور اس کی تیسری جلد اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ لاہور سے شائع کی۔ تیسری جلد کی اشاعت کے بعد مولانا عطاء اللہ حنیف انتقال کر گئے۔ تو چوتھی جلد آپ کے دو تلامذہ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور مولانا قاری حافظ نعیم الحق نعیم نے ایڈٹ کرکے المکتبہ السلفیہ کے زیر اہتمام شائع کی ہے۔

اس شرح میں مشکوۃ المصابیح کی احادیث کی تخریج اور سند کی تحقیق کی گئی ہے۔

۲۲۔ حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی) :۔ مولانا عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) محدثانہ طرز پر مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوا۔

۲۲۳ مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوۃ المصابیح (عربی)

یہ شرح مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۹۹۴ء) کی تصنیف ہے اور

کتاب المناسک تک لکھی گئی ہے کہ شارح کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ شرح ۹ جلدوں میں بنارس اور مدینہ منورہ سے شائع ہو چکی ہے۔ اس شرح میں مشکوۃ کے ہر راوی کا ترجمہ، تمام احادیث کی تخریج، لغوی و فنی اشکالات کا حل، احادیث کی توضیح اور اختلاف مذاہب پر راجح مسلک کی وضاحت کی گئی ہے۔
(جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات ص ۷۳)

مولانا ضیاء الدین اصلاحی اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیا ہے۔ لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کرکے ان کے معانی و مطالب کی پوری وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں محدثین پر طعن و تشنیع کرنے، منکرین حدیث اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے اور ان کے نقص و تضاد کو بھی رفع کیا گیا ہے۔ فقہی اختلاف نقل کرنے اور آئمہ فقہ و اجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کرکے مرجح و قوی مسلک کی تعین کی گئی ہے۔ شارح نے عموما محدثین کے مذہب کی تصویب کی ہے اور مرجوع اقوال پر بعض جگہ رد وکد بھی کی ہے۔ حدیثوں کی مشکلات اور لغوی و نحوی مسائل حل کرنے پر خاص توجہ و دھیان دیا گیا ہے۔ ان پر نقد و بحث کرکے ان کے درجہ و مرتبہ اور قوت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ رواۃ کے ترجمے اور بلاد و اماکن کے متعلق ضروری معلومات تحریر کئے گئے ہیں۔ مشکوۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو حدیثیں نقل کی گئی ہے۔ اگر ان کی تخریج دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیثوں کی فصل کے لئے جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ اگر ان کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو ان کی تصریح کر دی گئی ہے۔ جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کئے۔ وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ اگر مصنف سے الفاظ حدیث نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے۔ تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے یا اگر انہوں نے

صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کی بجائے دوسری فصل میں اور دوسرے محدثین کی حدیثیں دوسری کی بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں۔ تو ان پر تنبیہہ کی گئی ہے اور جن حدیثوں کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے۔ ان کا پورا متن اس میں نقل کر دیا گیا ہے۔ مسلسل حدیثوں پر نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔ ابواب کی حدیثوں میں علیحدہ نمبر درج کئے گئے ہیں شروع میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے۔ اس میں اصول حدیث پر عالمانہ گفتگو کی ہے۔

(تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۴۶۴)

مولانا عبیداللہ رحمانی مرحوم و مغفور کی یہ شرح لکھنے کی تحریک مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم نے کی تھی۔ چنانچہ اس کی پہلی جلد مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم نے اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ سے شائع کی تھی۔

۲۴ التعلیق الصحیح علی مشکوۃ المصابیح (عربی)

مولانا محمد ادریس کاندہلوی مرحوم نے چار جلدوں میں بڑی عالمانہ شرح لکھی۔ یہ شرح ۱۳۵۴ھ دمشق میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۵۔ مشکوۃ مع حاشیہ و تعلیق (عربی) :۔ از شیخ علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ تعالی

اس کے بارے میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :

اس میں حدیثوں پر دو طرح کے نمبر دیئے گئے ہیں۔ ایک تو کتاب کی مسلسل حدیثوں کے لحاظ سے اور دوسرے ابواب کی حدیثوں کی تعداد کو ظاہر کرنے کے لئے۔ حواشی میں حدیث کے غریب اور مشکل الفاظ اور وضاحت طلب امور کی تشریح کے علاوہ صاحب مشکوۃ کی مسامحتوں کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً غلط حوالوں کی تصحیح کی گئی ہے۔ جہاں ایک ہی حوالہ تحریر کیا گیا ہے۔ وہاں مزید دوسرے حوالے بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ بعض جگہ مشکوۃ میں دو حوالے دے کر الفاظ کو ان میں سے کسی ایک سے متعلق کیا گیا ہے۔ لیکن محشی نے اس کے

بجائے دوسری کتاب کے الفاظ بتائے ہیں۔ بعض حدیثوں کو مشکوۃ میں مرفوع' متصل اور مسند بتایا گیا ہے۔ لیکن حاشیہ میں ان کے موقوف' منقطع اور مرسل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس میں جن کو موقوف وغیرہ کیا گیا ہے۔ اس میں ان کے برعکس ہونے کی تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح اگر امام ترمذی کی روایتیں نقل کرکے ان کی تصحیح و تحسین یا تخفیف وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے تو اس میں یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ جن حدیثوں کو مصنف نے نامکمل نقل کیا ہے۔ محشی نے اس کو مکمل نقل کر دیا ہے۔ جن حدیثوں کے بعض الفاظ اور ترجمے نقل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا تغیر ہو گیا ہے تو حاشیہ میں ان کے اصل کے مطابق ٹھیک نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح جن حدیثوں کی سندیں ضعیف نقل ہوئی ہیں ان کے یا تو صحیح طرق بیان کئے گئے ہیں۔ یا ان کی تقویت کے لئے شواہد و متابعات بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

کتاب کے شروع میں امام بغوی صاحب المصابیح السنۃ اور امام تبریزی صاحب مشکوۃ المصابیح کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں اور دونوں کتابوں (مصابیح و مشکوۃ) پر مختصر تبصرہ بھی ہے۔

(تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۳۶۳)

یہ کتاب تین جلدوں میں ۱۳۸۰ھ میں دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۶۔ زجاجۃ المصابیح (عربی)

مولانا سید ابوالحسنات عبداللہ شاہ حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔ اس کو فقہی ابواب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے اور حواشی میں احادیث کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔ اس شرح کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ (ایضا ص ۳۶۲)

۲۷۔ شرح مشکوۃ المصابیح (عربی):۔ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۹۸۵ء)

یہ شرح صرف کتاب العلم تک لکھی گئی۔

۲۸۔ حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی)

مولانا عبدالسلام مدنی یہ علمی تحقیقی اور جامع حاشیہ مختلف شروح احادیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے اور اس کے ساتھ اس حاشیہ میں راجح مسلک کی نشاندہی معہ دلائل کی گئی ہے۔

(جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات ص ۷۸)

۲۹۔ اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوۃ (فارسی)

یہ شرح بزبان فارسی مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے ۳ سال میں تالیف کی۔ مصنف اس کی تالیف کا پس منظر بیان یہ کرتا ہے کہ:

حرمین سے واپسی اور وہاں کے شیوخ سے روایت حدیث کی اجازت لینے کے بعد جب حدیث نبوی کی خدمت کی سعادت بندہ کو میسر ہوئی کہ مشکوۃ المصابیح جس کی غیر معمولی شہرت ہے، شرح لکھی جائے اور اس میں علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں جو فوائد لکھے ہیں یا جو شیوخ وقت سے ہم نے سنے ہیں یا جو ہمارے دل میں ہیں ان کو طلباء کے سامنے بیان کر دیا جائے۔

(اشعۃ اللمعات ج۱ ص۲)

اشعۃ اللمعات کے شروع میں علم حدیث و محدثین کے حالات پر ۳۹ صفحات کا ایک جامع مقدمہ ہے جس میں علم حدیث پر عالمانہ اور بصیرت افروز انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے اور سولہ محدثین کرام کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہ جامع اور علمی مقدمہ علیحدہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ (۱۳۰۵ھ میں اعظم پریس جون پور سے شائع ہوا (عراقی)

اشعۃ اللمعات ۴ جلدوں میں مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۰۔ جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ (فارسی)

یہ کتاب اشعۃ اللمعات کی تلخیص ہے اور ۱۱ جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کے بارے میں شیخ عبدالحق دہلوی فہرس التوالیف میں فرماتے ہیں:

مجموع آمدہ امت شامل فوائد کثیرہ و فوائد عزیزہ دریں باب یک دو تین حدیث ذکر کردہ' در و باقی احادیث بر مضامین آن اقتصار کردہ و اختصار نمودہ شدہ است۔ (حیات شیخ عبدالحق دہلوی ص ۱۶۷)

۳۱۔ اسماء الرجال و الرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوۃ (فارسی)

اس کتاب میں مشکوۃ المصابیح کے راویان حدیث کے حالات لکھے ہیں۔

۳۲۔ شرح مشکوۃ (فارسی)

یہ شرح چار جلدوں میں ہے۔

مشکوۃ المصابیح کے.اردو تراجم و شروع

مشکوۃ المصابیح کے تراجم و شروع اور حواشی اردو زبان میں کئے گئے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۳۳۔ مظاہر حق

یہ اردو میں مشکوۃ کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ اس ترجمہ کی ابتداء مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) نے کی۔ مگر ان کے مقدمہ سے ان کے تلمیذ نواب قطب الدین خاں دہلوی (م ۱۲۸۹ھ) اس کا ترجمہ اور شرح لکھی۔ اس شرح سے اردو دان طبقہ کو بڑا فیض پہنچا۔ یہ شرح مطبوع ہے۔

۳۴۔ سواء الطریق

یہ کتاب مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکوۃ سے بخاری و مسلم کی روایتوں کو الگ کرکے اس کا ترجمہ و تشریح کی ہے۔ اور یہ کتاب ۴ جلدوں میں ہے دہلی اور دربھنگہ (بہار) سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۵۔ طریق النجاۃ فی ترجمہ الصحاح من المشکوۃ

مولانا حافظ ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) نے اس کتاب میں ان حدیثوں کو جمع کرکے انکا ترجمہ و شرح لکھی ہے۔ جن کو امام بخاری و مسلم نے تخریج کیا

ہے۔ یہ کتاب ۴ جلدوں میں ۱۳۴۶ھ میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔

۳۶۔ ترجمہ مشکوۃ المصابیح :۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ)

۳۷۔ انوار المصابیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح

مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ) نے بامحاورہ ترجمہ کرکے شرح لکھی ہے۔ شرح میں لغوی تشریح بھی کی گئی ہے اور آئمہ کرام کے اختلافات کوبھی واضح کیا ہے۔ یہ شرح دہلی سے ۱۳ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

۳۸۔ مشکوۃ المصابیح

مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) سلیس زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اس کے ساتھ حدیث کی توضیح کی ہے۔ مولانا محمد اسماعیل نے پہلی جلد مکمل کی۔ یہ جلد کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوۃ پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل انتقال کر گئے۔ بعد میں مولانا محمد سلیمان کیلانی نے اس کو مکمل کیا۔ یہ چاروں جلدیں مطبوع ہیں۔

۳۹۔ ترجمہ و شرح مشکوۃ المصابیح

مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ)

۴۰۔ الرحمتہ المہداۃ الی من یرید ترجمہ المشکوۃ

مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) نے مشکوۃ المصابیح کا بین السطور ترجمہ کیا اور اس کے ساتھ اس کے مختصر حواشی بھی لکھے۔ یہ کتاب ۴ جلدوں میں پہلے امرتسر سے شائع ہوئی۔ دوبارہ اس کو المکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل نے شائع کیا ہے۔

۴۱ المتقات علی ترجمہ المشکوۃ

مولانا احمد بن محی الدین لاہوری نے یہ ترجمہ معہ حواشی چار جلدوں میں مکمل کیا اور ۱۳۲۰ھ میں لاہور سے شائع ہوا۔

۴۲۔ ترجمہ مشکوۃ المصابیح

مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ء) اس کا ذکر صاحب نزہۃ الخواطر نے جلد ۸ صفحہ ۴۲۸ پر کیا ہے۔

۴۳۔ ترجمہ و شرح مشکوۃ المصابیح

مولانا عبدالتواب ملتانی (م ۱۳۶۶ھ) اس کا ذکر مولانا محمد عزیز بہاری نے اپنی کتاب مولانا شمس الحق عظیم آبادی (حیات و خدمات) صفحہ ۳۲ پر کیا ہے۔

۴۴۔ ترجمہ و شرح مشکوۃ المصابیح

شیخ الادب مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی نے یہ شرح معہ ترجمہ چار جلدوں میں مصنف نے شائع کی ہے۔ علمی حلقوں میں اس شرح کی بہت پزیرائی ہوئی ہے۔

۴۵۔ ترجمہ و شرح مشکوۃ المصابیح :۔ مولانا عبدالکلیم اختر شاہ جہان پوری

۴۶۔ مقدمہ مشکوۃ المصابیح :۔ مولانا مختار احمد اختر

یہ کتاب مقدمہ مشکوۃ کا ترجمہ و تشریح ہے۔

تاجر حضرات اپنی تجارت کے اشتہارات

ترجمان الحدیث میں دے کر اپنی تجارت کو فروغ

دیں اور یوں ایک دینی رسالے کے ساتھ اپنی دلی

وابستگی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں